نذر اور منت کے مسائل

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد زید مجدہم
مدرس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

نذر کی تعریف

اپنے اُوپر کسی ایسی عبادت کو لازم کر لینا جو خود مقصود ہو اور جس کی جنس میں سے کسی وقت فرض یا واجب بھی ہوتا ہے اس کو نذر کہتے ہیں۔

مسئلہ: عبادت مقصودہ وہ ہوتی ہے جو خود اپنی ذات کے اعتبار سے مطلوب و مقصود ہو کسی دوسری عبادت کے ذریعہ کے طور پر نہ ہو جبکہ عبادت غیر مقصودہ وہ ہوتی ہے جو کسی دوسری عبادت کے لیے ذریعہ اور واسطہ ہو۔

عبادت مقصودہ کی مثالیں: نماز، روزہ، صدقہ، حج، عمرہ، اعتکاف اور مسجد کے لیے جگہ وقف کرنا۔

عبادت غیر مقصودہ کی مثالیں: مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ چلنا، وضو، غُسل، مسجد میں داخل ہونا، مصحف کو چھونا، اذان کہنا، رباط بنانا، مسجد تعمیر کرنا، میّت کو کفن دینا۔

مسئلہ: نذر کے الفاظ کہنے سے نذر ہر صُورت میں لازم ہو جاتی ہے خواہ نذر کی نیت ہو یا نہ ہو، مثلاً کہنا کچھ چاہتا تھا، لیکن زبان سے غلطی سے نذر کے الفاظ نکل گئے یا ویسے ہی ہنسی مذاق میں نذر کے الفاظ کہہ دے تو نذر لازم ہو گئی۔ اسی طرح کہنا چاہتا تھا کہ فلاں کام ہو گیا تو ایک ہفتہ کے روزے رکھوں گا، لیکن زبان سے نکل گیا کہ ایک ماہ کے روزے رکھوں گا تو ایک ماہ کے روزے لازم ہو گئے۔

نذر کی دو قسمیں

۱۔ مطلق یعنی جو مشروط نہ ہو مثلاً یُوں کہا اللہ کے لیے مجھ پر ایک ماہ کے روزے ہیں یا میں ایک ماہ کے روزے رکھوں گا۔ اس طرح کے الفاظ کہنے سے نذر کو پُورا کرنا لازم ہو جاتا ہے، اگرچہ الفاظ بغیر ارادہ کے نکل گئے ہوں۔

۲۔ مشروط نذر یعنی کسی کام کے ہونے پر کسی عبادت کی نذر مانی مثلاً کہا اگر میں امتحان میں کامیاب ہو گیا تو تین روزے رکھوں گا۔ شرط پُوری ہو جائے تو نذر کو پُورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

نذر کے صحیح ہونے کی شرائط

۱۔ نذر عبادت مقصودہ کی ہو عبادت غیر مقصودہ کی نہ ہو۔

۲۔ اس پر نذر سے پہلے اس عبادت کا کرنا واجب نہ ہو۔ لہٰذا اگر فرض حج کی نذر کی تو نذر نہ ہوگی۔

۳۔ وہ امر محال نہ ہو مثلاً گزشتہ دن کے روزے یا اعتکاف کی نذر کی تو نذر صحیح نہ ہُوئی۔

۴۔ جتنے مال کے صدقہ کا التزام کیا ہو وہ ملکیت سے زائد نہ ہو۔

مسئلہ یُوں منّت مانی کہ دس روپے خیرات کروں گا یا بیس روپیہ خیرات کروں گا، تو جتنا کہا ہے اتنا خیرات کرے۔ اگر یُوں کہا پچاس روپے خیرات کروں گا اور اُس کے پاس اس وقت فقط دس ہی روپے کی پُونجی ہے تو دس ہی روپے دینا پڑیں گے۔ البتّہ اگر دس روپے کے سوا کچھ مال اسباب بھی ہے تو اُس کی قیمت بھی لگائیں گے اس کی مثال یہ سمجھو کہ دس روپے نقد ہیں اور سب مال اسباب پندرہ روپے کا ہے یہ سب پچیس روپے ہُوئے تو فقط پچیس روپے خیرات کرنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔

۵۔ وہ کام بذاتِ خود معصیت نہ ہو۔

مسئلہ: قربانی کے دن روزے کی نذر صحیح ہے کیونکہ یہ اپنی ذات میں معصیت نہیں بلکہ اور معنی سے معصیت ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے اعراض ہے۔

مسئلہ: یہ منّت مانی کہ اگر فلاں کام ہو جائے تو فلانے مزار پر چادر چڑھاؤں گا تو یہ نذر نہیں ہوئی۔

مسئلہ : مولیٰ مشکل کشا کا روزہ اور آس بی بی کا کونڈا یہ شرک کی باتیں ہیں اور ان کی نذر ماننا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ : بڑے پیر کی گیارہویں کی منّت مانی تو یہ منّت اور نذر نہیں ہوتی۔ اگر شرکیہ عقیدے کے ساتھ ہو کہ وہ ہمارے کام بنوادیں گے تو یہ خود معصیت ہے اور اگر محض ایصالِ ثواب ہو تو ایصالِ ثواب کی جنس سے کوئی واجب اور فرض نہیں ہوتا۔

۶۔ نذر کے الفاظ کے ساتھ انشاء اللہ نہ کہا ہو کیونکہ انشاء اللہ کہنے سے نذر باطل ہو جاتی ہے مثلاً یُوں کہا اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو مَیں انشاء اللہ سو روپے صدقہ کروں گا یا میں سو روپے صدقہ کروں گا انشاء اللہ تو نذر نہیں ہوئی۔

نذر کے بارے میں ایک اور ضابطہ

نذر کرنے والے نے اصل عبارت جس کا التزام کیا ہے صرف وہ لازم ہوتی ہے اس کے ہر ہر وصف جس کا اُس نے التزام کیا ہو لازم نہیں ہوتا۔ مثلاً صدقہ میں روپے کی یا فقیر کی یا جگہ کی تعیین اور اسی طرح نماز میں جگہ کی تعیین اور روزے میں دن اور مہینے کی تعیین لازم نہیں ہوتی۔

مسئلہ : کسی نے کہا یا اللہ اگر میرا فلانا کام ہو جائے تو پانچ روزے رکھوں گا تو جب کام ہو جائے گا پانچ روزے رکھنے پڑیں گے اور اگر کام نہیں ہُوا تو نہ رکھنا پڑیں گے۔ اگر فقط اتنا ہی کہا ہے کہ پانچ روزے رکھوں گا تو اختیار ہے چاہے پانچوں روزے ایک دم سے لگاتار رکھے اور چاہے ایک ایک دو دو کر کے پُورے پانچ کرلے دونوں باتیں دُرست ہیں اور اگر نذر کرتے وقت یہ کہہ دیا کہ پانچوں روزہ لگاتار رکھوں گا یا دل میں یہ نیت تھی تو سب ایک دم سے رکھنے پڑیں گے اگر بیچ میں ایک آدھ چھُوٹ جائے تو پھر سے رکھے۔

مسئلہ : اگر یُوں کہا کہ جمعہ کا روزہ رکھوں گا یا محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک روزے رکھونگا تو خاص جمعہ کو روزہ رکھنا واجب نہیں اور محرم کی خاص اُنہی تاریخوں میں روزہ رکھنا واجب نہیں جب چاہے دس روزے رکھ لے لیکن دسوں لگاتار رکھنا پڑیں گے چاہے محرّم میں رکھے چاہے کسی اور مہینے میں سب جائز ہے اسی طرح اگر یہ کہا کہ اگر آج میرا یہ کام ہو جائے تو کل ہی روزہ رکھونگا

جب بھی اختیار ہے جب چاہے رکھے۔

مسئلہ: کسی نے نذر کرتے وقت یُوں کہا محرّم کے مہینے کے روزے رکھوں گا تو محرّم کے پُورے مہینے کے روزے لگاتار رکھنا پڑیں گے اگر بیچ میں کسی وجہ سے دس پانچ روزے چھُوٹ جائیں تو اس کے بدلے اتنے روزے اور رکھ لے سارے روزے نہ دہرائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ محرّم کے مہینہ میں نہ رکھے کسی اور مہینہ میں رکھے لیکن سب لگاتار رکھے۔

مسئلہ: اگر یُوں کہا ایک سو روپیہ کی روٹی فقیروں کو بانٹوں گا تو اختیار ہے چاہے ایک سو روپیہ کی روٹی دے چاہے ایک سو روپیہ کی کوئی اور چیز یا ایک سو روپیہ نقد دے دے۔

مسئلہ: کسی نے یُوں کہا دس۱۰ روپے خیرات کروں گا۔ ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ پھر دسوں روپے ایک ہی فقیر کو دے دیئے تو بھی جائز ہے ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ دینا واجب نہیں اگر دس۱۰ روپے بیس۲۰ فقیروں کو دے دیئے تو بھی جائز ہے اور اگر یُوں کہا دس روپے دس فقیروں کو خیرات کروں گا تو بھی اختیار ہے چاہے دس کو دے چاہے کم زیادہ کو

مسئلہ: اگر یُوں کہا کہ دس نمازیوں کو یا دس حافظوں کو کھلاؤں گا تو دس فقیروں کو کھلادے چاہے وہ نمازی اور حافظ ہوں یا نہ ہوں۔

مسئلہ: کسی نے یُوں کہا کہ دس روپے مکّہ میں خیرات کروں گا تو مکّہ میں خیرات کرنا واجب نہیں جہاں چاہے خیرات کرے۔ یا یُوں کہا تھا جمعہ کے دن خیرات کروں گا۔ فلانے فقیر کو دوں گا تو جمعہ کے دن خیرات کرنا اور اسی فقیر کو دینا ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر روپے مقرر کرکے کہا کہ یہی روپے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوں گا تو بعینہٖ وہی روپے دینا واجب نہیں چاہے وہ دے یا اتنے ہی اور دے دے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر منّت مانی کہ مسجد میں نماز پڑھوں گا یا مکّہ میں نماز پڑھوں گا تو بھی اختیار ہے جہاں چاہے پڑھے۔

مسئلہ: اگر کسی نے فقط اتنا کہا کہ میرے ذمّہ نذر ہے اور کچھ نیّت بھی نہیں کی تو قسم کا کفارہ دے اور اگر نیّت کی تھی تو اگر روزے کی نیّت کی تھی تو تین روزے رکھے اور اگر صدقہ کی نیت کی تھی تو دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلائے۔

مسئلہ : اگر کہا اللہ کے لیے میرے ذمّہ فقرا۔ کو کھانا کھلانا ہے تو دس فقیروں کو دو وقت کھانا کھلائے۔

مسئلہ : اگر کہا میرا فلاں کام ہوگیا تو بچوّں میں پانچ سیر مٹھائی تقسیم کروں گا تو کل مٹھائی فقیروں میں تقسیم کرے خواہ بچّے ہوں یا بڑے ہوں۔ اگر اس میں سے کچھ مال داروں کو یا اُن کے بچّوں کو دے دی تو اُن کے لیے وہ کھانی جائز ہے لیکن جتنی اُن کو دی ہے اتنی ہی اور خرید کر فقرا۔ میں تقسیم کرنی ہوگی

نذر کے چند مسائل

مسئلہ : کسی نے منّت مانی کہ میری کھوئی چیز مل جائے تو مَیں آٹھ رکعت نماز پڑھوں گا تو اس کے مل جانے پر آٹھ رکعت نماز پڑھنا پڑے گی چاہے ایک دم سے آٹھوں رکعتوں کی نیت باندھے یا چار چار کی نیت باندھے یا دو دو کی سب اختیار ہے اور اگر چار رکعت کی منّت مانی تو چاروں ایک ہی سلام سے پڑھنا ہوں گی، الگ الگ دو دو پڑھنے سے نذر ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ : کسی نے ایک رکعت پڑھنے کی منّت مانی تو پُوری دو رکعتیں پڑھنی پڑیں گی۔ اگر تین کی منّت کی تو پوری چار۔ اگر پانچ کی منت کی تو پُوری چھ رکعتیں پڑھے۔ اسی طرح آگے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ : اگر یُوں منّت مانی کہ دس مسکین کھلاؤں گا تو اگر دل میں کچھ خیال ہے کہ ایک وقت یا دو وقت کھلاؤں گا تب تو اسی طرح کھلاوے اور اگر کچھ خیال نہیں تو دو وقت دس مسکین کو کھلاوے اور اگر کچّا اناج دے تو اس میں بھی یہی بات ہے کہ اگر دل میں کچھ خیال تھا کہ اتنا اتنا ہر ایک کو دوں گا تو اسی قدر دے اور اگر کچھ خیال نہ تھا تو ہر ایک کو اُتنا دے جتنا صدقہ۔ فطر میں بیان ہُوا ہے۔

مسئلہ : کسی نے کہا اگر میرا بیٹا اچھا ہو جائے تو ایک بکری ذبح کروں گا یا یُوں کہا ایک بکری کا گوشت خیرات کروں گا تو منّت ہو گئی اگر یُوں کہا کہ قربانی کروں گا تو قربانی کے دنوں میں ذبح کرنا چاہیے اور دونوں صورتوں میں اس کا گوشت فقیروں کے سوا اور کسی کو دینا اور خود کھانا درُست نہیں جتنا خود کھائے یا امیروں کو دے دے اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

مسئلہ : ایک گائے قربانی کرنے کی منّت مانی پھر گائے نہیں ملی تو سات بکریاں کر دے۔

مسئلہ : یُوں منّت مانی تھی کہ جب میرا بیٹا آئے تو سو روپے خیرات کروں گا۔ پھر آنے کی خبر پا کر اُس نے آنے سے پہلے ہی روپے خیرات کر دیے تو منّت پُوری نہیں ہُوئی آنے کے بعد پھر خیرات کرے۔

مسئلہ: یہ منّت مانی کہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھوں گا یا ہزار مرتبہ کلمہ پڑھوں گا یا ہزار مرتبہ تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھوں گا تو منّت ہوگئی اور پڑھنا واجب ہوگیا۔

مسئلہ: یہ نذر مانی کہ ہزار دفعہ سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھوں گا یا ہزار دفعہ لاحول پڑھوں گا تو منّت نہیں ہوئی اور پڑھنا واجب نہیں۔

مسئلہ: منّت مانی کہ دس قرآن مجید پڑھوں گا یا ایک پارہ پڑھوں گا تو منّت ہوگئی۔

مسئلہ: یہ منّت مانی کہ فلاں مسجد جو ٹوٹی پڑی ہے اس کو بنوا دوں گا یا فلاں پل تعمیر کروا دوں گا تو یہ منّت بھی صحیح نہیں اور اس کے ذمّے کچھ واجب نہیں ہوا۔

مسئلہ: یہ منّت مانی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے گا تو منّت پورا کرنے کے لیے ایک بکری یا بھیڑ ذبح کرے۔ خود بیٹے کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: یہ نذر مانی اگر یہ بیماری دور ہوگئی تو اتنا صدقہ کروں گا۔ بیماری بظاہر ختم ہوکر پھر لوٹ آئی تو ابھی نذر پوری کرنا واجب نہیں۔

نذر یا قسم

مسئلہ: اگر ایسے کام کے ہونے پر منّت مانی جس کے ہونے کو چاہتا اور تمنّا کرتا ہو کہ یہ کام ہو جائے جیسے یوں کہا کہ اگر میں اچھا ہو جاؤں تو ایسا کروں۔ اگر میرا بھائی خیریت سے آجائے تو ایسا کروں۔ اگر میرا بیٹا مقدمہ سے بری ہو جائے یا نوکر ہو جائے تو ایسا کروں تو جب وہ کام ہو جائے منّت پوری کرے اور اگر ایسے کام پر منّت مانی جس کو کرنا نہیں چاہتا اور اس طرح کہا کہ اگر میں تجھ سے بولوں تو دو روزے رکھوں گا۔ یا یہ کہا اگر آج میں نماز نہ پڑھوں تو ایک سو روپیہ خیرات کروں پھر اس سے بول دیا یا نماز نہ پڑھی تو اختیار ہے چاہے قسم کا کفارہ دیدے اور چاہے دو روزے رکھے اور ایک سو روپیہ خیرات کرے۔ کیونکہ یہ ظاہری صورت میں تو نذر ہے جبکہ معنی کے اعتبار سے قسم ہے کیونکہ غیر مطلوب کام پر قسم بھی اسی لیے کھائی جاتی ہے کہ اس کام سے بچ سکے۔

غیر اللہ سے نذر

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے منّت اور نذر ماننا مثلاً یوں کہنا اے بڑے پیر اگر میرا کام ہوجائے تو میں تمہاری یہ بات کروں گا یا قبروں اور مزاروں پر جانا اور وہاں منّت ماننا شرک ہے اور ایسی منّت کی چیز کھانا بھی حرام ہے۔